افکار و تاثرات

مولانا لطافت الرحمن
مدرس جامعہ اسلامیہ بہاولپور

اُردو انسائیکلوپیڈیا کی ایک عظیم غلطی

میں کتاب (اردو انسائیکلوپیڈیا، ایڈیشن ۱۹۶۲ء ادارہ تحریر۔ ڈاکٹر عبدالوحید۔ سید سبط حسن، احمد ندیم قاسمی، فیض احمد فیض مطبوعہ فیروز سنز لاہور۔ قیمت ۳۵/ روپے) کی ایک ایک غلطی پر اظہار افسوس کرتا ہوں، براہ کرم ایک علمی خدمت جان کر شائع فرمائیں۔

غلطی یہ کہ اس کتاب میں صفحہ ۱۶۶ پر لکھا گیا ہے کہ امرالقیس دور جاہلیت کے مشہور و معروف شاعر باپ کا نام عابس اور قبیلہ کندہ نے سنہ ۱۰ھ میں مدینہ آکر اسلام قبول کیا، اور وطن واپس چلا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں اس کا سارا قبیلہ مرتد ہوگیا۔ لیکن امرالقیس خود اسلام پر ثابت قدم رہا۔ اور چونکہ وہ بڑا قادر الکلام شاعر تھا۔ اس لئے دیگر ذرائع کے علاوہ شاعری سے بھی اپنے قبیلے کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتا رہا۔ جس کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ یہ عرب کے بہترین شعراء میں سے تھا۔ اس کا کلام اب تک محفوظ ہے۔ دیوان امرالقیس ایک مشہور کتاب ہے۔

اسی طرح ایک دوسری کتاب "عالمی معلومات" مرتبہ محمد اکرم رہبر میں بھی عنوان "شخصیات" کے ذیل میں صفحہ ۳۳۲ پر لکھا گیا ہے کہ۔ امرالقیس دور جاہلیت کا ممتاز ترین شاعر صاحب معلقہ نے سنہ ۱۵ھ میں اسلام قبول کیا۔

حالانکہ دور جاہلیت کے ممتاز ترین اور مشہور و معروف قادر الکلام شاعر ملک ضلیل کندی کے متعلق پہلی کتاب کا سارا افسانہ اور دوسری کتاب کا مختصر نوٹ سراسر غلط ہے۔ بلکہ وہ تو امرالقیس بن حجر کندی جاہلی ہے۔ اور حضور علیہ السلام کی ولادت سے ۳۵/۴۰ سال قبل انقرہ میں مرگیا تھا۔ نہ تو اس کے باپ کا نام عابس یا عانس ہے اور نہ ہی اس نے عہد رسالت پاکر اسلام قبول کیا ہے۔ اس کا سن ولادت و وفات منجد صفحہ ۴۳ کے تازہ ایڈیشن میں تو بالترتیب ۵۰۰ء، ۵۴۰ء لکھا گیا ہے، اور معجم المؤلفین صفحہ ۳۲۰ پر خیرالدین زرکلی کی کتاب "الاعلام" کے صفحہ ۳۵۱ پر ۴۹۷ء، ۵۴۵ء درج ہے۔

غرض یہ کہ یہ امرالقیس محض جاہلی ہے نہ تو وہ مخضرمی ہے اور نہ اسلامی۔ چنانچہ اردو انسائیکلوپیڈیا

ایڈیشن ۱۹۶۲ء میں صـ۵۱۱ پر اس کا یہی مندرجہ بالا سن ولادت، وفات نوٹ ہے۔ اور یہ الفاظ بھی کہ امرأ القیس چھٹی صدی ظہور اسلام سے قبل عرب کا نامور شاعر ــــ الخ

اس مذکورہ بالا فروگذاشت کا پس منظر معلوم کرنے کیلئے میں نے جامعہ اسلامیہ بہاولپور کی لائبریری میں چند دیگر متعلقہ کتابوں کو دیکھا، تو زرکلی کی کتاب "الاعلام" کے صـ۳۵۱، صـ۳۵۲، صـ۳۵۳ پر امرأ القیس نام کے پانچ آدمیوں میں دو شاعر دیکھ کر یہ پوری حقیقت سامنے آئی کہ مذکورہ بالا دونوں کتابوں میں عرب دور جاہلیت کے ممتاز ترین اور مشہور و معروف جاہلی قادر الکلام شاعر، امرأ القیس بن حجر بن حارث کندی اور دوسرے اسلامی امرأ القیس بن عابس یا عانس کندی کے حالات میں نہایت بے احتیاطی سے خلط کیا گیا ہے۔ اور صرف اشتراک نام کی وجہ سے آخر الذکر کے حالات کو اول الذکر پر منطبق کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ دونوں حوالوں میں خاص طور پر خط کشیدہ الفاظ کا مصداق صرف اور صرف وہ ہے۔ دوسرا امرأ القیس نہ تو جاہلی ہے۔ اور نہ شعراء عرب کے طبقۂ عالیہ میں شمار ہے۔ اور نہ ہی سبعہ معلقات میں اس کا کوئی معلقہ ہے، زرکلی کی کتاب "اعلام" کے صـ۳۵۲ پر اس کا سن ولادت ۲۵ھ اور سن وفات ۶۶۵ء موجود ہے۔

دراصل افسوس اس بات کا ہے کہ تصنیف و تالیف کے اس علمی مشغلہ کو بھی ایک کاروباری شکل دیدی گئی ہے۔ اور ہر صاحب قلم کچھ سطحی معلومات کا ذخیرہ فراہم کر کے غیر متعلقہ علوم میں بھی تصنیف کرنے لگتے ہیں۔ یہاں ایک عربی کتابچہ نظر سے گذرا جس میں سکول کے لئے لفظ "مکتبۃ" لکھا گیا ہے۔ جبکہ عربی میں "مکتبۃ" "کتب خانہ" کو کہتے ہیں اور سکول کے لئے لفظ "مکتب" بہ غیر تاء کے ہے سچ کہا گیا ہے ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملاّ است
کار طفلان تمام خواہد شد

خیر اس سلسلہ میں اس طرح کے چھوٹے چھوٹے مسنوعی مصنفین کی غلطیوں کا تو شمار ممکن نہیں ہے۔ لیکن محولہ بالا کتاب چونکہ نہایت مفید عظیم، ضخیم، اور بلند معلوماتی انسائیکلوپیڈیا تھی اسی وجہ سے اسکی فروگذاشت کا نوٹس لیا گیا۔